بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

☆☆☆

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ

حصہ اول

جناب اسپیکر!

1- میں خدائے بزرگ و برتر کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ مجھے اس معزز ایوان کے سامنے Coalition Government کا دوسرا بجٹ برائے مالی سال 2023-24 پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہورہا ہے۔

جناب اسپیکر!

2۔ اس سے پہلے کہ میں مالی سال 2023-24 بجٹ کے اعداد و شمار اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں، میں آپ کی اجازت سے میاں محمد نواز شریف کی بطور وزیراعظم حکومت 2013-17 اورتحریک انصاف کی نا اہل حکومت 2018-22 کا ایک تقابلی جائزہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ مالی سال 2016-17 تک وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی قیادت

میں پاکستان کی معیشت کی شرح نمو 6.1 فیصد پر پہنچ چکی تھی۔ افراط زر کی شرح 4 فیصد تھی۔ کھانے پینے کی اشیاء کی مہنگائی میں سالانہ اوسطاً اضافہ صرف 2 فیصد تھا۔

پالیسی ریٹ 5.5 فیصد اور سٹاک ایکسچینج ساؤتھ ایشیاء میں نمبر1 اور پوری دنیا میں پانچویں نمبر پر تھی۔ پاکستان خوشحالی اور معاشی ترقی کی جانب گامزن تھا اور دنیا پاکستان کی ترقی وخوشحالی کی معترف تھی۔ گلوبل ادارہ Price Waterhouse Coopers (PWC) کی projection کے مطابق سال 2030 تک پاکستان G-20 کا رکن بننے یعنی دنیا کی 20 سب سے بڑی معیشتوں میں شامل ہونے جا رہا تھا۔ پاکستانی روپیہ مستحکم اور زرمبادلہ کے ذخائر 24 ارب ڈالر کا بلند ترین تاریخی ریکارڈ قائم کرچکے تھے۔

ملک میں بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے نئے منصوبے مکمل کیے گئے۔اس سے ملک میں 12سے 16 گھنٹے کی روزانہ لوڈ شیڈنگ سے نجات حاصل ہوئی اور ملک کی معاشی ترقی میں ایک بڑی رکاوٹ کو دور کیا گیا۔ اس کے علاوہ انفراسٹرکچر کے شعبے،ہائی ویز کی تعمیر ، Mass Transit Systems ، روزگار کی فراہمی کے مواقع اور آسان قرضوں کی فراہمی جیسے عوام دوست منصوبوں کی تکمیل کی گئی تھی۔ یہ ایک خوشحالی، استحکام اور ترقی کا دور تھا۔ یاد رہے کہ مالی سال 2017-18میں وفاقی ترقیاتی بجٹ کا ہدف پہلی دفعہ 1001 ارب روپے رکھا گیا تھاجو آج تک دوبارہ نہیں رکھا جاسکا۔

ضرب عضب اور ردالفساد آپریشنز اور افواج پاکستان کی قربانیوں کے مرہون منت ملک بھر میں دہشت گردی کے ناسور پرقابو پا کر اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا تھا۔ پاکستان میں امن وامان اور سیاسی استحکام تھا۔

جناب اسپیکر!

ان حالات میں آناً فاناً منتخب جمہوری حکومت کے خلاف سازشوں کے جال بچھا دیئے گئے۔ جس کے نتیجے میں اگست 2018 میں ایک Selected حکومت وجود میں آئی۔ اس Selected حکومت کی معاشی ناکامیوں پر اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو ملک 2017 میں دنیا کی 24 ویں بڑی معیشت بن چکا تھا وہ 2022 میں گر کر 47 ویں نمبر پر آ گیا۔

جناب اسپیکر!

3۔ آج پاکستان معاشی تاریخ کے مشکل ترین مرحلے سے گزر رہا ہے۔ میں انتہائی وثوق سے کہنا چاہوں گا کہ آج کی خراب معاشی صورت حال کی اصل ذمہ دار پاکستان تحریک انصاف کی سابقہ حکومت ہے۔ موجودہ حالات پچھلی حکومت کی معاشی بد انتظامی، بدعنوانی، عناد پسندی اور اقربا پروری کا شاخسانہ ہیں۔ لہٰذا یہ مناسب ہوگا کہ میں مالی سال 2021-22 تک کی معاشی صورتحال کا ایک جائزہ اس معزز ایوان کے سامنے رکھوں۔

جناب اسپیکر!

4۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کی غلط معاشی حکمتِ عملی کے باعث کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ 17.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا اور زر مبادلہ کے ذخائر تیزی سے گر رہے تھے۔ IMF پروگرام کی تکمیل پاکستان کے لیے انتہائی اہم تھی۔لیکن PTI حکومت نے اس نازک صورتحال میں حالات کو جان بوجھ کرخراب کیا۔ پیٹرول اور بجلی کی قیمتوں میں سبسڈی کے ذریعے کمی کردی۔ ایسے اقدامات اٹھائے جو کہ IMF کی شرائط کی صریحاً خلاف ورزی تھی۔ یہاں تک کہ اس ضمن میں آپ کو یاد ہو گا کہ سابقہ حکومت کے وزیرخزانہ نے فون کر کے دو صوبائی وزرائے خزانہ پر شدید دباؤ ڈالا کہ وہ

اپنا قومی فریضہ انجام نہ دیتے ہوئے IMF کے پروگرام کوسبوتاژ کریں۔

یہ اقدامات نئی حکومت کے لیے بارودی سرنگیں بچھانے کے مترادف تھے۔ ان اقدامات نے نہ صرف مالی خسارے میں اضافہ کیا بلکہ حکومت پاکستان اور IMF کے تعلقات کو شدید نقصان پہنچایا۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ PTI نے تمام حالات کی ذمہ داری نئی حکومت پر ڈالنے کی کوشش کی۔ یہ کوشش محض چور مچائے شور کے مترادف تھی۔

ان کو یقین تھا کہ معاشی حالات اتنے خراب ہوجائیں گے کہ کوئی پاکستان کو ڈیفالٹ سے نہیں بچا سکے گا۔ لہٰذا وہ حقائق کو مسخ کرکے ان کی ذمہ داری آنے والی حکومت پر ڈالنا چاہتے تھے۔ یہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل تھا۔ کسی محبّ وطن، سیاسی جماعت کو اس طرح کا طرزِ عمل زیب نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور وزیراعظم شہباز شریف اور اتحادی جماعتوں کے بھر پور تعاون سے ایسے معاشی فیصلے کیے جارہے ہیں جن کی وجہ سے ان ملک دشمن لوگوں کے عزائم پورے نہیں ہو پارہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے نہ صرف پاکستان کو ڈیفالٹ سے بچایا بلکہ ان سازشی عناصر کو عوام کے سامنے بے نقاب کیا۔

جناب اسپیکر!

5۔ تحریک انصاف کی حکومت کی معاشی حکمت عملی کی ناکامی کا سب سے بڑا ثبوت ان کے دور میں مالی خسارے کا خطرناک حد تک بڑھنا تھا۔ مالی سال 22-2021 کا خسارہ GDP کے 7.9 فیصد کے برابر جبکہ Primary Deficit جی ڈی پی کے 3.1 فیصد تک پہنچ چکا تھا۔

موجودہ اتحادی حکومت نے اقتدار میں آتے ہی IMF پروگرام کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ حکومت کو اُس وقت بھی علم تھا کہ پاکستان کو معاشی بحالی کے لیے انتہائی تکلیف دہ اقدامات

کرنے پڑیں گے جس کی وجہ سے عوام کو مہنگائی اور غربت میں اضافے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ روپے کی قدر میں کمی اور Interest Rate میں تیزی سے اضافے کے نتیجے میں معاشی مشکلات میں اضافہ ہوا۔ حکومت نے ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' پالیسی پر عمل کیا۔ اپنی سیاسی ساکھ کی قربانی دے کر معیشت کی بحالی کو ترجیح دی۔

جناب اسپیکر!

6۔ جون 2018 میں پاکستان کا Public Debt تقریباً 25 ٹریلین روپے تھا۔ PTI کی معاشی بدانتظامی اور بلند ترین بجٹ خساروں کی وجہ سے یہ قرض مالی سال 22-2021 تک 49 ٹریلین روپے تک پہنچ چکا تھا۔ اس طرح پچھلے چار سالہ دور میں اتنا قرض لیا گیا جو 1947 سے 2018 تک یعنی 71 سال میں لیے گئے قرض کا 96 فیصد تھا۔ اسی طرح Public Debt and Liabilities اسی عرصہ میں 100 فیصد سے بڑھ کر 30 ٹریلین سے 60 ٹریلین روپے پر پہنچ گیا۔

جون 2018 میں External Debt and Liabilities 95 ارب ڈالر تھیں۔ جون 2022 تک یہ 130 ارب ڈالر تک پہنچ چکی تھیں۔

قرضوں کے مجموعی حجم میں اس قدر اضافے کی وجہ سے حکومت پاکستان کے Interest Expenditure میں بے پناہ اضافہ ہوا اور نتیجتاً پاکستان کی معیشت Debt Servicing کی وجہ سے بہت زیادہ Vulnerable ہوگئی۔

جناب اسپیکر!

7- پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو 2013 میں 503 ارب روپے کا گردشی قرضہ

(Circular Debt) ورثے میں ملا جو کہ مالی سال 2018 تک بڑھ کر 1148 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ یعنی 5 سالوں میں گردشی قرضوں میں 645 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔یعنی 129 ارب سالانہ بڑھا۔جبکہ پی ٹی آئی حکومت کے غیر سنجیدہ رویوں اور بدنظمی کی وجہ سے توانائی کا شعبہ شدید بحران کا شکار ہوا۔ پی ٹی آئی کے 4 سالہ دور حکومت میں گردشی قرضوں میں 1319 ارب روپے کا اضافہ کے ساتھ یہ 1148 ارب سے بڑھ کر 2467 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ یعنی سالانہ 329 ارب روپے بڑھا۔

جناب اسپیکر!

8۔ بجٹ خسارہ پاکستان کے معاشی مسائل میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ PTI حکومت ٹیکس وصولی کے نظام میں بہتری لانے میں یکسر ناکام رہی جبکہ اخراجات میں بے پناہ اضافہ کردیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ PTI کے چار سالہ دور میں GDP کے تناسب سے اوسط بجٹ خسارہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پانچ سالہ دور سے تقریباً دوگنا تھا۔

صورتحال کی سنگینی کا اندازہ کرتے ہوئے موجودہ حکومت نے خسارے کو کم کرنے کے لیے کفایت شعاری سے کام لیا۔ Austerity Measures لیے گئے، Untargeted Subsidies کو بہت حد تک ختم کیا گیا اور Grants کی مد میں پچھلے سال کے مقابلے میں اخراجات میں کمی کی گئی۔ ان اقدامات کے نتیجے میں بجٹ خسارہ پچھلے مالی سال میں GDP کے 7.9 فیصد سے کم ہوکر رواں مالی سال میں GDP کا 7.0 فیصد ہوگیاہے۔ اس طرح بجٹ خسارے میں ایک سال میں GDP کے تقریباً 1 فیصد کے برابر کمی لائی گئی۔ یاد رہے کہ خسارے میں یہ کمی Interest Expenditure میں ہوش رُبا اضافے کے باوجود کی گئی جبکہ Primary Deficit کو صرف ایک سال کی مدت میں GDP کے 3.1 فیصد سے کم کر کے 0.5 فیصد پر لایا گیا۔ یعنی 2.6 فیصد کے برابر کمی ہوئی۔

جناب اسپیکر!

9۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج کی معاشی صورتحال اور عام آدمی کے لیے مشکلات PTI حکومت کی غلط معاشی پالیسیوں، بدعنوانیوں اور ناکامیوں کا نتیجہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ پاکستان کی عوام اس بات سے پوری طرح آگاہ ہوچکے ہیں کہ موجودہ معاشی مشکلات اور مہنگائی کی مکمل ذمہ دار گزشتہ حکومت ہے۔ ماضی کی Selected حکومت نے اپنے سیاسی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دیتے ہوئے ملک کی معیشت کو شدید نقصان سے دوچار کیا۔

وزیراعظم شہباز شریف کی دور اندیش قیادت میں حکومت نے مشکل ترین حالات میں حکومت کی باگ دوڑ سنبھالی۔ حکومت نے اپنے سیاسی نقصانات کی پرواہ کیے بغیر ملک کو ڈیفالٹ سے بچایا۔ میری گزارش ہے کہ پاکستان کی عوام یہ پہچان لے کہ کس نے ملک کو بچانے کی کوشش کی اور کون پاکستان کی تباہی کا باعث بنتا رہا۔

جناب اسپیکر!

10۔ اس ضمن میں9۔مئی کو رونما ہونے والے المناک، شرمناک، ملک دشمن واقعات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔سیاسی جماعت کا لبادہ اوڑھے مسلح دہشت گرد جتھوں نے پاکستان کی سالمیت ، ساکھ اور قومی وقار کو مجروح کرنے کی گھناؤنی اور منظّم سازش کی۔پاک افواج کے شہداء کی قربانیوں کو یکسر نظر انداز کیا اور اُن کی یادگاروں کی بے حرمتی کا جرم کیا۔ملکی تاریخ میں پہلی دفعہ دفاعی تنصیبات کو بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ ایسے ملک دشمن عناصر اپنی ناپاک حرکتوں کی وجہ سے خود ہی بے نقاب ہوچکے ہیں۔ یہ گروہ کسی صورت بھی نرمی اور رحم دلی کے حقدار نہیں۔ ایسے تمام عناصر کو پاکستان کے قوانین کے مطابق سخت سے سخت سزائیں دی جانی چاہیں تاکہ آئندہ کسی کو بھی ایسے ناپاک عزائم کے ساتھ ملک دشمن سرگرمیوں میں حصہ لینے کی جرات نہ ہو۔

جناب اسپیکر!

11۔ ملکی معیشت کو پچھلے ایک سال کے دوران کئی اندرونی اور بیرونی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ پچھلے سال پاکستان کی عوام خاص طور پر صوبہ سندھ ،بلوچستان اور خیبرپختونخواہ کے عوام کو سیلاب کی ناگہانی آفت کا سامنا کرنا پڑا۔ سیلاب کی وجہ سے ملکی املاک اور معاشی نقصانات کا تخمینہ 30 ارب ڈالر سے زیادہ کا ہے۔ سیلاب سے متاثرہ عوام کی بحالی اور آبادکاری کے لیے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں نے بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔

مزید برآں اقوام متحدہ کے ادارے FAO کے تخمینے کے مطابق سال 2021 کے مقابلے میں سال 2022 کے دوران بین الاقوامی سطح پر خوراک کی قیمتوں میں 14.3 فیصد کا اضافہ ہوا۔ پاکستان تیل، گندم، دالیں خوردنی تیل اور کھاد درآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہے جس کی ہمیں زرمبادلہ میں ادائیگی کرنا پڑتی ہے اور یہ مہنگائی میں اضافے کا باعث بنا۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی صورتحال جس میں یوکرین کی جنگ، عالمی سطح پر تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ اور مغربی ممالک میں شرح سود میں اضافہ نے ملک کی معاشی مشکلات میں مزید اضافہ کیا ۔

12۔ پاکستان کی معیشت کا دوسرا بڑا مسئلہ Current Account Deficit (CAD) ہے۔ PTI حکومت کی وجہ سے مالی سال 22-2021 میں CAD 17.5 ارب ڈالر ہوگیا تھا۔ موجودہ حکومت کے بروقت اقدامات سے CAD میں تقریباً 77 فیصد کمی آئی۔ انشاء اللہ مالی سال 23-2022 کے اختتام پر یہ خسارہ کم ہوکے تقریباً 4 ارب ڈالر رہ جائے گا۔ اسی طرح تجارتی خسارہ جوکہ سال 22-2021 میں 48 ارب ڈالر تھا، مالی سال 23-2022 میں تقریباً 26 ارب ڈالر متوقع ہے۔ اس طرح ایک سال میں تجارتی خسارے میں تقریباً 22 ارب ڈالر کی کمی لائی گئی ہے۔ CAD اور تجارتی خسارے میں کمی لاتے ہوئے حکومت نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ صرف Luxury Goods اوردیگر غیرضروری درآمدات کو روکا جائے تاکہ ملک کی معاشی پیداواری صلاحیت میں کم سے کم منفی اثرات مرتب ہوں۔

جناب اسپیکر!

13۔ موجودہ مخلوط حکومت کے مشکل فیصلوں کی وجہ سے الحمد اللہ ملک ڈیفالٹ سے بچ گیا ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں گراوٹ کو کم کیا گیا ہے۔ حکومت نے IMF پروگرام کے نویں جائزے کی تمام شرائط کو پورا کرلیا ہے۔ IMF پروگرام حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اسی لیے حکومت باقاعدگی سے IMF کے ساتھ مذاکرات کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہماری حتی المقدور کوشش ہے کہ جلد سے جلد SLA پر دستخط ہوجائیں اور پروگرام کا نواں جائزہ رواں ماہ میں مکمل ہوجائے۔

جناب اسپیکر!

14۔ حکومت کو عوام کی مشکلات کا اندازہ ہے اور اس کی ہر ممکن کوشش ہے کہ عوام کو ریلیف دینے کے زیادہ سے زیادہ اقدامات کیے جائیں۔ تاکہ عوام کو مہنگائی کے اثرات سے بچایا جاسکے۔ مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے چند ماہ پہلے BISP کے تحت دیئے جانے والے کیش ٹرانسفر کی شرح میں 25 فیصد اضافہ کیا اور بجٹ کو 360 ارب سے بڑھا کر 400ارب روپے کردیا۔ اس کا اطلاق یکم جنوری 2023 سے ہوچکا ہے۔

پنجاب اور خیبرپختونخواہ میں مفت آٹے کی تقسیم کی گئی۔اس کے علاوہ وفاقی حکومت کی طرف سے یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کے ذریعے عوام کو سستی اشیاء کی فراہمی کے لیے 26 ارب روپے کی سبسڈی دی گئی۔

پچھلے ایک ماہ میں حکومت نے دو مرتبہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کی۔نتیجتاً پیٹرول کی قیمت میں 20 روپے، ڈیزل کی قیمت میں 35 روپے اور لائٹ ڈیزل کی قیمت میں 17 روپے کمی کی گئی۔ امید ہے اس کے نتیجے میں مہنگائی میں کمی آئے گی۔

جناب اسپیکر!

15- جولائی 2022 سے اب تک حکومت ماضی کے تقریباً 12 ارب ڈالر کے بین الاقوامی قرضہ جات کی ادائیگی کر چکی ہے اور تمام تر بیرونی ادائیگیاں بروقت ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 9 ارب 34 کروڑ ڈالر ہیں۔

حکومت نے دوست ممالک اور ڈویلپمنٹ پارٹنرز(Development partners) کے ساتھ بھی بہتر تعلقات قائم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے ہیں جوکہ پچھلے چند سالوں میں تنزلی کا شکار ہوگئے تھے۔ اس سے معاشی بحالی میں مدد ملے گی۔ حکومت نے غیرملکی زرمبادلہ کی غیر قانونی ترسیل کوختم کرنے کیلئے بھی انتظامی اقدامات اٹھائے ہیں جس کے مثبت نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

16۔ موجودہ حکومت نے زرعی شعبے پر سیلاب کے تباہ کن اثرات اور مجموعی مشکلات کو دور کرنے کے لیے 2 ہزار ارب روپے سے زائد کا کسان پیکیج دیا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس پیکیج کے معیشت پر مثبت اثرات آئے ہیں۔سیلاب کی تباہ کاریوں کے باوجود زرعی شعبہ میں 1.5 فیصد کی گروتھ ہوئی ہے۔ گندم کی Bumper Crop کی وجہ سے 28 ملین ٹن سے زائد پیداوار ہوئی ہے اور کسان کی آمدن میں اضافہ ہوا ہے۔ ہماری دیہی معیشت میں 1500 سے 2000 ارب روپے اضافی منتقل ہوئے۔اس سے ملک کی مجموعی معیشت پر مثبت اثر پڑے گا۔ بجٹ 24-2023 کے ذریعے حکومت زرعی شعبے کے لیے مراعات کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تفصیل آگے چل کر پیش کی جائے گی۔ امید ہے کہ یہ اقدامات ملک میں فوڈ سیکورٹی کے حوالے سے اہم کردار ادا کریں گے۔

جناب اسپیکر!

17۔ رواں مالی سال کے دوران سیلاب سے متاثرہ علاقے ملکی معیشت میں اپنا کردار ادا نہ کر

سکے۔ حکومت نے ان علاقوں میں بحالی کا کام مکمل کر لیا ہے۔تعمیر نو کے لیے حکومت نے 578 ارب روپے کے منصوبوں پر کام کا آغاز کردیا ہے اور انشاء اللہ اگلے مالی سال سے یہ علاقے ملکی معیشت میں دوبارہ اپنا فعال کردار ادا کریں گے۔

18۔ رواں مالی سال میں اندرونی اور بیرونی مشکلات کی وجہ سے LSM سیکٹر میں منفی گروتھ کا رجحان رہا۔اس کی بڑی وجہ زرمبادلہ کی کمی تھی۔ جس کی وجہ سے خام مال کی دستیابی میں مشکلات پیدا ہوئیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے خام مال کو ترجیحی بنیاد پر LC کھولنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔حکومت اگلے مالی سال میں اس رجحان کو Reverse کرنے کا ادارہ رکھتی ہے ۔ وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صنعتی شعبے پر اگلے سال کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ اسی طرح عالمی منڈیوں میں قیمتوں میں گراوٹ، ترقی یافتہ ممالک میں

Inventory Build up میں کمی اور ملک میں خام مال کی بہتر دستیابی کی وجہ سے بھی LSM میں بہتری آئے گی۔

19۔ مندرجہ بالا اقدامات کے نتیجے میں ملکی معیشت ایک Vulnerable صورتحال سے نکل کر استحکام (Stability) کی طرف آرہی ہے۔بجٹ مالی سال 2023-24 کے ذریعے ملک Stability سے ترقی (Growth) کی جانب گامزن ہوگا۔ انشاء اللہ

جناب اسپیکر!

20۔ اب میں آپکو بجٹ مالی سال 2023-24 کی عمومی سمت کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ معیشت میں بہتری کی سمت کے باوجود ابھی بھی معیشت کو چیلنجز کا سامنا ہے ۔ ان حالات کے مد

نظر ہم نے اگلے مالی سال کے لیے ترقی کا ہدف (GDP) صرف3.5 فیصد رکھا ہے۔ جو کہ ایک Modest Target ہے ۔جلد ہی ملک جنرل الیکشنز کی طرف جانے والا ہے۔ اس کے باوجود اگلے مالی سال کے بجٹ کو ایک الیکشن بجٹ کی بجائے ایک ذمہ دارانہ بجٹ کے طور پر ترتیب دیا گیا ہے۔

21۔ ہم نے بھرپور مشاورت کے بعد اُن Elements of real economy کومنتخب کیا ہے۔ جن کی بدولت ملک کم سے کم مدت میں ترقی کی راہ پر دوبارہ گامزن ہوسکتا ہے۔

22۔ بجٹ تجاویز میں ہمارے ترجیحی Drivers of Growth مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ Agriculture

زراعت کا شعبہ ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگلے مالی سال میں اس شعبے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کی تجاویز ہیں:

☆ زرعی قرضوں کی حد کو رواں مالی سال میں 1800ارب سے بڑھا کر 2250 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ بجلی /ڈیزل کے بل کسان کے سب سے بڑے اخراجات میں شامل ہیں اگلے مالی سال میں 50,000 زرعی ٹیوب ویلز کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے لیے 30 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ معیاری بیج ہی اچھی فصل کی بنیاد ہے ملک میں معیاری بیجوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ان کی درآمد پر تمام ٹیکسز اور ڈیوٹیز ختم کی جا رہی ہیں۔اسی طرح Sapplings کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی ختم کی جارہی ہے۔

☆ موسمی تبدیلی کی وجہ سے Harvesting کی مدت کم سے کم ہوتی جارہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسان نے تیسری فصل بھی اُٹھانی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ پکی ہوئی فصل کو جلد سے جلد سنبھالا جائے۔ اس کے لیے Combine Harvester کی ضرورت ہے۔ Combine Harvesters کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے یہ تجویز ہے کہ ان پر تمام ڈیوٹی و ٹیکسز سے استثنیٰ دیا جائے۔

☆ چاول کی پیداوار بڑھانے کے لیے Rice Planters, Seeder اور Dryers کو بھی ڈیوٹی و ٹیکسز سے استثنیٰ کی تجویز ہے۔

☆ Agro Industry دیہی معیشت میں انقلاب لانے کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ بجٹ میں Agro Industry کو Concessional قرض کی فراہمی کے لیے 5 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ زرعی اجناس کی اصل Value Addition اُن کی Processing میں ہے اس سے اجناس بالخصوص پھل اور سبزیوں کے ضائع ہونے کا احتمال بھی کم کیا جاسکتا ہے۔ اسکے علاوہ Food Processing Units روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دیہی علاقوں میں لگائی جانے والے Agro-based Industrial Units جن کا سالانہ Turnover 80 کروڑ روپے تک ہوگا ان کو تمام ٹیکسز سے 5 سال کے لیے مکمل استثنیٰ حاصل ہوگا۔

☆ PM's Youth, Business and Agriculture Loan Scheme کے تحت چھوٹے اور درمیانی درجے کے آسان قرضوں کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لیے اگلے مالی سال میں مارک اپ سبسڈی کے لیے 10 ارب روپے

فراہم کئے جائیں گے۔

☆ درآمدی یوریا کھاد پر سبسڈی کے لیے اگلے سال کے لیے 6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے چھوٹے کسانوں کو کم مارک اپ پر صوبائی حکومتوں کی شراکت سے قرضہ جات فراہم کیے جائیں گے۔ اس مد میں 10 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

ii۔ IT and IT Enabled Services

IT and IT Enabled Services معیشت کے سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا شعبے ہیں اور اِن کا برآمدات میں نمایاں حصہ ہے عالمی معیشت میں مسائل کی وجہ سے یہ شعبہ بھی مشکلات کا شکار ہوا ۔ پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ یہ شعبہ آنے والے سالوں میں Engine of Growth ثابت ہو گا۔ پاکستان اپنا کاروبار کرنے والے Free Lancers کے اعتبار سے دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ان کو در پیش مسائل کا حل اور عمومی طور پر اس شعبے کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جا رہے ہیں:

☆ IT برآمدات کو بڑھانے کے لیے انکم ٹیکس 0.25 فیصد کی رعایتی شرح لاگو ہے۔ یہ سہولت 30 جون 2026 تک جاری رکھی جائے گی۔

☆ Free Lancers کو ماہانہ سیلز ٹیکس گوشوارے جمع کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا ۔ کاروباری ماحول میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے 24 ہزار ڈالر تک سالانہ کی Export پر Free Lancers کو سیلز ٹیکس رجسٹریشن اور گوشواروں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ان کے لیے ایک سادہ Single Page انکم

ٹیکس ریٹرن کا اجراء کیا جارہا ہے۔

- ☆ IT and IT Enabled Service Providers کو اجازت ہو گی کہ وہ اپنی برآمدات کے ایک فیصد کے برابر مالیت کے Software and Hardware بغیر کسی ٹیکس کے درآمد کر سکیں گے۔ ان درآمدات کی حد 50,000 ڈالر سالانہ مقرر کی گئی ہے۔

- ☆ IT اور IT Services کے Exporters کے لیے

Automated Exemption Certificate جاری کرنے کو یقینی بنایا جائے گا۔

- ☆ IT شعبہ کو SMEs کا درجہ دیا جارہا ہے جس سے اس شعبے کو Concessional Income Tax Rates کا فائدہ ملے گا۔

- ☆ IT کے کاروبار کی Mentoring کے لیے Venture Capital کی بہت اہمیت ہے ۔ بجٹ میں 5 ارب روپے سے کاروباری سرمائے کی فراہمی کے لیے حکومتی وسائل سے Venture Capital Fund کا قیام کیا جائے گا۔

- ☆ ICT کی حدود میں IT Services پر سیلز ٹیکس کی موجودہ شرح کو 15 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کی جارہی ہے۔

- ☆ IT کے شعبے میں قرضہ جات کی فراہمی کو ترغیب کے لیے بینکوں کو اس شعبے میں 20 فیصد کے رعایتی ٹیکس کا استفادہ حاصل ہوگا۔

- ☆ اگلے مالی سال میں 50 ہزار IT Graduates کو Professional Training دی جائے گی۔

iii۔ SMEs

SMEs معیشت کی کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہم نے انکی نشوونما پر اتنی توجہ نہیں دی کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق معیشت میں حصہ ڈال سکیں۔ بجٹ مالی سال 2023-24 میں SMEs کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں گے:

☆ Construction، زراعت اورSMEs کی حوصلہ افزائی کے لئے ان شعبوں کو قرضے فراہم کرنے والے بینکوں کو ایسے قرضوں سے ہونی والی آمدن پر 39 فیصد کی بجائے 20 فیصد Concessional Tax کی سہولت اگلے 2 مالی سالوں میں یعنی 30۔ جون 2025 تک میسر ہوگی۔

☆ SMEs کے ٹیکس مراعات کے نظام کو وسعت دے کر SMEs کا Turnover Threshold کو 25 کروڑ سے بڑھا کر 80 کروڑ روپے کیا جارہاہے۔

☆ PM's Youth Loan Programme کے ذریعے چھوٹے کاروبار کو رعایتی قرضوں کی فراہمی کے لیے اس مالی سال میں 10 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

☆ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی ایک سکیم کے تحت SME کے قرضوں کو صرف 6فیصد مارک اپ پر Refinance کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بنک SME کی Credit History نہ ہونے کی وجہ سے ایسے قرضے دینے سے ہچکچاتے ہیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے حکومت پاکستان اس مد میں دیئے گئے نئے قرضوں کا 20 فیصد تک Risk اٹھائے گی۔

☆ SME Assan Finance Scheme کو دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔

☆ SMEs کے لیے علیحدہ Credit Rating Agency کے قیام کی تجویز ہے۔

iv۔ صنعتی اور برآمدی شعبہ جات

صنعتی بالخصوص برآمدی صنعت ملک کی معیشت کا اہم ترین حصہ ہے۔ برآمدات کی ترویج کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

☆ وزیراعظم پاکستان کی سربراہی میں Export Council of Pakistan کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ یہ Council ہر سہ ماہی میں کم سے کم ایک میٹنگ منعقد کرے گی اور برآمدات سے متعلق فیصلے کرے گی۔

☆ Minerals اور Metals کی برآمد کی ترویج کے لیے کسی بھی Online Market Place کے ذریعے کسی بھی مقامی خریداری پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ دی جائے گی۔

☆ Export Facilitation Scheme کا اجراء کیا جاچکا ہے۔ اس کے تحت Exporters کی سہولیات میں اضافہ ہوگا۔

☆ تمام Listed Companies پر Minimum Tax، 1.25 فیصد سے کم کرکے 1 فیصد کردیا گیا ہے۔

☆ Textile کی انڈسٹری کو فروغ دینے کے لیے مقامی طور پر تیار نہ ہونے والے Synthetic Filament Yarn پر 5 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی ختم کی جارہی ہے۔ اس طرح Pet Scrap پر کسٹم ڈیوٹی کو 20 فیصد سے کم کر کے 11فیصد کیا جارہا ہے۔ capacitors, adhesive tape, mining machinery,

rice mill machinery اور machine tools کے manufacturers کو
بھی کسٹم ڈیوٹی سے استثنیٰ دیا جارہا ہے۔

v۔ Overseas Pakistanis

Remittances زرمبادلہ کا اہم ترین ذریعہ ہیں ان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ترسیلات زر ہماری برآمدات کے 90 فیصد کے برابر ہیں۔ Formal Channels سے ترسیلات زر کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل مراعات دی جائیں گی:

☆ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی طرف سے Foreign Remmittance کے ذریعے غیر منقولہ جائیداد Immovable Property خریدنے پر موجودہ Final Tax 2% ختم کیا جارہا ہے۔

☆ Remittance Cards کی Category میں ایک نئے ''ڈائمنڈ کارڈ'' کا اجرا کیا جارہا ہے جو کہ سالانہ 50 ہزار ڈالر سے زائد Remittance بھیجنے والوں کو جاری کیا جائے گا۔ اس Category کے لیے مندرجہ ذیل مراعات دی جائیں گی۔

- One Non-Prohibited Bore License
- Gratis Passport
- Preferential Access to Pakistani Embassies and Consulates
- پاکستانی ایئرپورٹس پر Fast Track Immigration کی سہولت۔

☆ Remittance Card Holders کو قرعہ اندازی کے ذریعے بڑے انعامات دینے کے لیے اسکیم کا اجراء کیا جائے گا۔

vi۔ تعلیم

تعلیم کی اہمیت پر کوئی دو رائے نہیں ہوسکتی۔گو کہ یہ Subject صوبائی ذمہ داری ہے لیکن وفاق اس کی ترویج میں اپنا بھر پور حصہ ڈالتا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

☆ Higher Education Commission کے لیے

Current Expenditure میں 65 ارب اور Development Expenditure کی مد میں 70 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ تعلیم کے شعبے میں مالی معاونت کے لیے پاکستان انڈومنٹ فنڈ (Pakistan Endowment Fund) کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس کے لیے بجٹ میں 5 ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔یہ فنڈ میرٹ کی بنیاد پر ہائی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات کو وظائف فراہم کرے گا ۔ہمارا ہدف ہے کہ کسی ہونہار طالبعلم کو وسائل میں کمی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ ہونا پڑے۔

☆ لیپ ٹاپ سکیم جس کو صوبہ پنجاب میں 2013-18 کے دوران بڑی کامیابی سے چلایا گیا تھا۔ رواں مالی سال میں وفاقی حکومت نے 1 لاکھ Laptops کی Merit based Deserving Students میں تقسیم کا اجراء کیا۔ اسی اسکیم کو جاری رکھنے کے لیے آئندہ مالی سال میں 10 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ کھیل تعلیم کا ایک لازمی حصہ ہیں بجٹ میں سکول، کالج اور پروفیشنل کھیلوں میں ترقی کے لیے 5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

vii۔ Women Empowerment

بجٹ میںWomen Empowermentکے لئے 5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس میں Skill Development، کاروبار کے لیے سستے قرضے اور کاروبار چلانے کے لیے تربیت جیسے منصوبے چلائے جائیں گے ۔ کاروباری خواتین کے لیےٹیکس کی شرح میں بھی چھوٹ دی گئی ہے۔

viii۔ Youth Enterpreneurship

ہمارے ملک کے نوجوان حکومت کی خاص توجہ کے متقاضی ہیں کیونکہ آج کے نوجوان ہی اس ملک کے روشن مستقبل کے ضامن ہیں۔ وہ قومی ترقی اور خوشحالی میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے تجویز ہے کہ آئندہ تین برس تک کسی نوجوان یا نوجوانوں پر مشتمل AOP کی طرف سے شروع کئے جانے والے کاروبار سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی شرح میں 50% تک کمی کی جائے۔ یہ رعایت Individual یا AOP کی صورت میں بیس لاکھ روپے تک اور Company کی صورت میں پچاس لاکھ روپے تک ہو گی۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ کاروبار کے مالک کی عمرتیس سال تک ہو اور یہ کاروبار یکم جولائی 2023 یا اس کے بعد شروع کیا جائے۔اس سے کاروباری سرگرمیوں میں حصہ لینے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور نئے Business Ideas رکھنے والے Business Leadersسامنے آسکیں گے۔

- ☆ Prime Minister Youth Programme for Small Loans کے تحت اپنا کاروبارشروع کرنے کے لیے رعایتی ریٹ پر قرضہ جات کی فراہمی کے لیے 10 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ☆ Prime Minister Youth Skills Programmeکے تحت نوجوانوں کو Specialized Training دینے کے لیے 5 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

جناب اسپیکر!

ix۔ Construction Activities کی حوصلہ افزائی۔

Construction Sector معاشی پیداوار میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس شعبہ سے چالیس سے زیادہ صنعتیں جڑی ہوئی ہیں۔Builders اور عام لوگوں کو نئے گھر اور عمارتوں کی تعمیر پر مراعات دینے کے لیے آئندہ تین سال تک Construction Enterprise کی کاروباری آمدن پر ٹیکس کی شرح میں 10 فیصد یا پچاس لاکھ روپے، دونوں میں سے جو رقم کم ہو، رعایت دی جائے گی۔ اوروہ افراد جو اپنی ذاتی تعمیرات کروائیں اُنہیں تین سال تک 10 فیصد Tax Credit یا دس لاکھ روپے، جو رقم بھی کم ہو رعایت دی جانے کی تجویز ہے۔ اس Concession کا اطلاق یکم جولائی 2023 اور اس کے بعد سے شروع ہونے والے تعمیراتی منصوبوں پر ہوگا۔

☆ Real Estate Investment Trust (REIT) سے متعلقہ Tax مراعات کو 30 جون 2024 تک توسیع دی جارہی ہے۔

جناب اسپیکر!

x۔ ملک کے پسے ہوئے طبقے کی مالی مشکلات کو کم کرنا بھی اس بجٹ کی اہم ترجیحات میں شامل ہے:

☆ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام(BISP) غربت سے نمٹنے کے لیے حکومتِ پاکستان کا ایک Flagship پروگرام ہے۔ مالی سال 22-2021 میں اس پروگرام کے لیے 250 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ موجودہ حکومت نے بجٹ 23-2022 میں 360 ارب روپے تک بڑھا دیا تھا۔ رواں مالی سال کے دوران اس مد میں 40 ارب روپے کا مزید اضافہ کرکے 400 ارب کیا گیا۔ اگلے مالی سال کے دوران

حکومت نے اس مد میں 450 ارب روپے فراہم کرنے کی تجویز دی ہے۔ اس پروگرام کے تحت چلنے والی چند اہم اسکیمز مندرجہ ذیل ہیں:

- مالی سال 2023-24 میں BISP کے تحت 93 لاکھ خاندانوں کو 8,750 روپے فی سہ ماہی کے حساب سے بینظیر کفالت کیش ٹرانسفر کی سہولت میسر ہوگی۔ جس کے لیے 346 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ حکومت یہ اعلان بھی کرتی ہے کہ آئندہ مالی سال میں افراطِ زر کی مماثلت سے اس میں اضافہ بھی کرے گی۔
- بینظیر تعلیمی وظائف پروگرام کا دائرہ 60 لاکھ بچوں سے بڑھا کر تقریباً 83 لاکھ تک کیا جائے گا۔ جن میں 52 فیصد تعداد بچیوں کی ہے۔ اس مقصد کے لیے 55 ارب روپے سے زائد کی رقم رکھی گئی ہے۔
- 92 ہزار طالب علموں کو بینظیر انڈر گریجویٹ سکالر شپ دیا جائے گا جس کے لیے 6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- بینظیر نشوونما پروگرام تمام اضلاع میں جاری رہے گا اور پروگرام سے مستفید ہونے والے بچوں کی تعداد بڑھا کر 15 لاکھ کی جائے گی۔ جس کے لیے 32 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کے لیے 35 ارب روپے سے مستحق افراد کے لیے آٹے، چاول، چینی، دالوں اور گھی پر Targeted Subsidy دی جائے گی۔

☆ مستحق افراد کے علاج اور امداد کے لیے پاکستان بیت المال کو 4 ارب روپے فراہم کیے جائیں گے۔

☆ یونانی ادویات عام طور پر دیہاتی اور کم آمدنی والے افراد استعمال کرتے ہیں جن کی سہولت کے لیے یونانی ادویات پر سیلز ٹیکس کی شرح 1 فیصد کی جا رہی ہے۔

☆ استعمال شدہ کپڑے کم آمدنی والے لوگ خریدتے ہیں اور ان کی درآمد پر اس وقت 10 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد ہے جس کو ختم کیا جارہا ہے۔

☆ National Savings سنٹرز کے ذریعے کم آمدن والے افراد کے لیے Micro Deposits کی نئی سکیم یکم جولائی 2023 سے شروع کی جارہی ہے۔ جس پر شرح منافع نسبتاً زیادہ ہوگا۔ یہ اکاؤنٹ Digitally کھولنے کی سہولت بھی میسر ہوگی۔

جناب اسپیکر!

xi۔ شعبہ توانائی:

پاکستان اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔ ان درآمدات کی قیمت میں اضافہ افراطِ زر کی ایک اہم وجہ ہے۔ اس قیمت میں کمی کرنے کے لیے ہماری حکومت پاکستانی کوئلے کے استعمال اور Solar Energy کو فروغ دینے کے لیے پختہ ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

☆ کوئلے سے چلنے والے بجلی کے کارخانوں کو ترغیب دی جارہی ہے کہ وہ مقامی کوئلہ استعمال کریں۔

☆ Solar Panel, Inverter اورBatteries کے Raw Material کو Customs Dutyسے استثنیٰ دیا جارہا ہے۔

☆ Crude Oil اور Refined Petrol Productsہماری Energy کی ضروریات کا بڑا حصہ ہیں۔ ماضی میں کئی بار ملک میں ان مصنوعات کی قلت پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ Supply Chain میں تعطل آیا تھا۔ایسی صورتحال سے نمٹنے

Bonded Bulk Storage Policy for POL Products کے لیے کا اجراء کیا جارہا ہے۔ اس Policy کے تحت Foreign Supplier اپنے مالی وسائل سے International Market سے Crude Oil اور POL Products پاکستان درآمد کرکے Bonded Bulk Storage میں ذخیرہ کرے گا۔ بوقتِ ضرورت Refinery یا Oil Marketing Company کو Foreign Supplier سے یہ مصنوعات خریدنے کی اجازت ہوگی۔

جناب اسپیکر!

23۔ اب میں معزز ایوان کے سامنے رواں مالی سال 2022-23 کے نظرثانی شدہ بجٹ کے اہم نکات پیش کرتا ہوں۔

- ☆ رواں مالی سال میں FBR کے محاصل 7,200 ارب روپے کے لگ بھگ رہنے کا امکان ہے۔ جس میں صوبوں کا حصہ 4,129 ارب روپے ہوگا۔
- ☆ وفاقی حکومت کا نان ٹیکس ریونیو 1,618 ارب روپے ہونے کی توقع ہے۔
- ☆ وفاق کے محاصل 4,689 ارب روپے ہوں گے۔
- ☆ کل اخراجات کا تخمینہ 11,090 ارب روپے ہے۔
- ☆ PSDP کی مد میں اخراجات 567 ارب روپے تک رہنے کا امکان ہے۔
- ☆ دفاع پر کم و بیش 1,510 ارب روپے خرچ ہوں گے۔
- ☆ سول حکومت کے مجموعی اخراجات 553 ارب، پنشن پر 654 ارب روپے، سبسڈیز کی مد میں 1,093 ارب روپے اور گرانٹس کی مد میں 1,090 ارب روپے خرچ ہوں گے۔

جناب اسپیکر!

24۔ اب میں اگلے مالی سال 2023-24 کے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔

اگلے مالی سال کے لیے معاشی شرح نمو 3.5 فیصد رہنے کا تخمینہ ہے۔ جبکہ افراطِ زر کی شرح اندازاً 21 فیصد تک ہوگی۔ بجٹ خسارہ 6.54 فیصد اور Primary Surplus جی ڈی پی کا 0.4 فیصد ہوگا۔ اگلے مالی سال کے لیے برآمدات ہدف 30 ارب ڈالر جبکہ ترسیلات زر کا ہدف 33 ارب ڈالر ہے۔

☆ اگلے سال FBR محاصل کا تخمینہ 9,200 ارب روپے ہے جس میں صوبوں کا حصہ 5,276 ارب روپے ہوگا۔

☆ وفاقی نان ٹیکس محصولات 2,963 ارب روپے ہوں گے۔

☆ وفاقی حکومت کی کل آمدن 6,887 ارب روپے ہوگی۔

☆ وفاقی حکومت کے کل اخراجات کا تخمینہ 14,460 ارب روپے ہے جس میں سے Interest payment پر 7,303 ارب روپے خرچ ہوں گے۔

☆ اگلے سال PSDP کے لیے 950 ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ Public Private Partnership کے ذریعے 200 ارب روپے کی اضافی رقم کے بعد مجموعی ترقیاتی بجٹ 1,150 ارب روپے کی تاریخی بلند ترین سطح پر ہوگا۔

☆ ملکی دفاع کے لیے 1,804 ارب روپے، سول انتظامیہ کے اخراجات کیلئے 714 ارب روپے مہیا کیے جائیں گے۔ پنشن کی مد میں 761 ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ بجلی، گیس اور دیگر شعبہ جات کے لیے 1,074 ارب روپے کی رقم

بطور سبسڈی رکھی گئی ہے۔

☆ آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا میں ضم شدہ اضلاع، BISP، HEC، ریلویز اور دیگر محکموں کے لیے 1,464 ارب روپے کی گرانٹ مختص کی گئی ہے۔

☆ Working Journalist Health Insurance Card،

Artist Health Insurance Card کا اجراء کیا جائے گا۔اس کے علاوہ Minorities، سپورٹس پرسنز اور طالب علموں کی فلاح کے لیے فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔

☆ پنشن کے مستقبل کے اخراجات کی Liability پورا کرنے کے لیے پنشن فنڈ کا قیام کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

25۔ پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام(PSDP):

ترقیاتی بجٹ ملکی تعمیر و ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ترقیاتی بجٹ کے ذریعے معیشت کی استعداد کار میں اضافہ، بہتر انفراسٹراکچر کی فراہمی، افرادی ترقی، Regional Equity اور انویسٹمنٹ میں اضافے جیسے مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں۔

اگلے مالی سال کے لیے وفاقی ترقیاتی پروگرام کے لیے 1,150 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ جبکہ صوبوں کے ترقیاتی پروگرام کا حجم 1,559 ارب روپے ہے۔ اس طرح قومی سطح پر ترقیاتی پروگرام کا حجم 2,709 ارب روپے ہوگا۔ یہ رقم GDP کا صرف 2.6 فیصد ہے۔مسلم لیگ (ن) نے اپنے پچھلے دور میں ترقیاتی اخراجات کا حجم GDP کے تقریباً 5 فیصد تک پہنچا دیا تھا۔ پچھلے چار سال

کی تباہی و بربادی کی وجہ سے ترقیاتی وسائل آدھے رہ گئے ہیں۔ دوسری جانب ملک کی ترقیاتی ضروریات میں کئی گنا اضافہ ہوچکا ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی متقاضی ہے کہ ترقیاتی اخراجات ملک کی اہم ترین ترجیحات پر خرچ کیے جائیں۔

مالی سال 2023-24 کیلئے مجوزہ PSDP کی نمایاں خصوصیات:

(i) 80 فیصد تکمیل والے منصوبوں کو مکمل کرنے پر توجہ دی جائے گی۔تاکہ جون 2024 تک ان کی تکمیل کی جاسکے۔

(ii) براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور جدید ترین انفراسٹرکچر کی فراہمی کے لیے PSDP کا 52 فیصد حصہ مختص کیا گیا ہے۔

(iii) انفراسٹرکچر کے شعبے میں ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن کے لیے مجوزہ مختص رقم 267 ارب روپے (جو کل حجم کا 28 فیصد ہے)، واٹر سیکٹر کیلئے مختص رقم 100 ارب روپے (11فیصد) ہے۔ توانائی کے شعبے کیلئے مجوزہ مختص رقم 89 ارب روپے (کل مختص رقم کا 9فیصد ہے)، فزیکل پلاننگ اینڈ ہاؤسنگ (PP&H) کیلئے مجوزہ مختص رقم 43 ارب روپے یعنی کل مختص رقم کا 4فیصد ہے۔

(iv) پاکستان کے مختلف علاقوں کی متوازن ترقی کیلئے 108 ارب روپے تجویز کئے گئے ہیں، جن میں سے 57 ارب روپے خیبرپختونخواہ کے ضم شدہ اضلاع (NMDs) کیلئے،32.5 ارب روپے AJ&K کیلئے اور 28.5 ارب روپے گلگت بلتستان کیلئے رکھے گئے ہیں تاکہ ان علاقوں کی ترقی کو ملک کے دیگر علاقوں کے نزدیک لایا جاسکے۔

(v) SEZs کی تیز رفتار تکمیل کی نگرانی اور CPEC کے تحت مختلف منصوبوں کی بحالی۔

(vi) موسمیاتی تبدیلی اور قدرتی آفات کے اثرات کم کرنے کیلئے ملک کی تعمیرنو اور بحالی کیلئے ترتیب دیئے گئے فریم ورک (4RFs) کے تحت وضع کردہ حکمت عملیوں اور and Climate Change, Energy and Infrastructure and Exports, E-Pakistan, Equity and Empowerment)5Es Environment) پلانز کا نفاذ۔

(vii) سماجی شعبے کی ترقی کیلئے244 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔جس میں تعلیم بشمول اعلیٰ تعلیم کیلئے 82 ارب روپے، صحت کے شعبہ کیلئے 26 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(viii) سائنس اور آئی ٹی کیلئے 34 ارب روپے تجویز کئے گئے ہیں جبکہ پیدواری شعبوں (صنعت معدنیات، زراعت) کیلئے 50 ارب روپے رکھنے کی تجویز ہے۔

(ix) نوجوانوں کی فلاح، سپورٹس اور سکلز ڈویلپمنٹ کی طرف حکومت خاص توجہ دے رہی ہے تاکہ نوجوانوں کو عملی زندگی کیلئے تیار کیا جاسکے۔

(x) بلوچستان کے منصوبوں پر خصوصی توجہ تاکہ اس خطے میں دیگر علاقوں کی نسبت فرق کو ختم کیا جاسکے۔

a۔ توانائی:

بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کی بہتری کے لیے 107ارب روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

ملک میں بجلی کی پیداواری صلاحیت 41 ہزار میگاواٹ تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں پن بجلی کا حصہ 25 فیصد ہے۔موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ بجلی کی پیداوار میں ملکی وسائل اور Renewable Energy کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ تاکہ ملکی درآمدات کو کم کیا جاسکے

اور بجلی کی پیداواری لاگت میں کمی لائی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ بجلی کی ترسیل کے نظام میں بہتری لانا بھی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔ PSDP میں زیادہ تر توجہ ترسیلی نظام کی بہتری، renewable energy اور آبی وسائل کے استعمال میں اضافہ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

بجلی کے شعبے میں کوئلے سے چلنے والے جام شورو پاور پلانٹ (1200میگاواٹ) کی تکمیل کے لیے اگلے مالی سال میں 12 ارب روپے کی رقم مہیا کی جائے گی۔ پاکستان اور تاجکستان کے درمیان 500KVٹرانسمیشن لائین کے منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے 16 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ NTDC کے موجودہ گرڈ اسٹیشنز کی استعداد میں بہتری لانے کے لیے 5 ارب روپے، سُکی کناری، کوہالہ اورMahal ہائیڈرو پلانٹ سے بجلی کی ترسیل کے لیے 13 ارب روپے اور داسو ہائیڈرو پاور پلانٹ سے بجلی کی ترسیل کے لیے 6 ارب روپے فراہمی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

b۔ آبی وسائل:

پچھلے سال مہمند ڈیم کی تکمیل کے لیے 12 ارب روپے فراہم کیے گئے۔ اگلے مالی سال میں بھی اس منصوبے کے لیے 10ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ اسی طرح 2160 میگاواٹ استعداد کے داسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے لیے ترجیحی بنیادوں پر تقریباً 59 ارب روپے کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔دیامیر بھاشا ڈیم کے لیے 20 ارب روپے فراہم کیے جائیں گے۔ دیگر اہم منصوبوں میں969 میگا واٹ کے نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے لیے 4 ارب 80 کروڑ روپے، تربیلا ہائیڈرو پاور کی استعداد میں اضافے کے لیے 4 ارب 45 کروڑ روپے اور وارسک ہائیڈرو الیکٹرک پاورسٹیشن کی بحالی کے لیے 2ارب 60 کروڑ روپے کی رقم فراہم کی جائے گی۔ ان منصوبوں سے زرعی شعبہ کے لیے پانی کی فراہمی اورسستی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

اس کے ساتھ ساتھ کراچی میں پینے کے پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے K-4 Greater Water Supply Scheme کے لیے بھی 17 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی جائے گی۔

c۔ ٹرانسپورٹ اور مواصلات:

شاہراہوں اور دیگر مواصلاتی سہولتوں کے لیے ترقیاتی بجٹ میں 161 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ عوام کو مواصلات کی سہولیات سے کسان کو منڈیوں تک رسائی ملتی ہے، صنعت و تجارت کو ترقی ملتی ہے اور لاکھوں لوگوں کے لیے روزگار مہیا ہوتا ہے۔ ہماری حکومت نے پہلے بھی ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے میگا پراجیکٹ مکمل کیے جن سے لاکھوں لوگوں کو موٹر ویز کی سہولیات میسر آئیں۔

d۔ سوشل سیکٹر:

پاکستان SDGs کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اگلے مالی سال میں اس مقصد کے لیے 90 ارب روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔

حصہ دوم

جناب اسپیکر!

26۔ اس سال کی ٹیکس پالیسی کے بنیادی اُصول یہ ہیں:

i۔ برآمدات میں اضافے کے لیے IT and IT Enabled Services کی حوصلہ افزائی۔

ii۔ زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے کے لئے Foreign Remittances کا فروغ۔

iii۔ اقتصادی ترقی میں اضافہ کے لئے مقامی صنعتوں کی سرپرستی۔

iv۔ Construction ، SMEs, اور زرعی شعبے کی حوصلہ افزائی۔

v۔ ملک میں Youth Entrepreneurship کا فروغ۔

vi۔ ٹیکس کا دائرہ کار بڑھانے کے لئے Digitization of Economy۔

vii۔ صاحب ثروت افراد پر ٹیکس کا نفاذ۔

viii۔ مہنگائی کی وجہ سے کم آمدن طبقے کے لئے Relief۔

ix۔ Non-Filers کے لئے Transactions کی Cost میں اضافہ۔

جناب اسپیکر!

27۔ اس سال کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا جارہا اور حکومت کی کوشش ہے کہ ملک میں عوام کو زیادہ سے زیادہ Relief دیا جائے۔ کوشش یہ ہے کہ روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں۔کاروبار میں آسانیاں لائی جائیں۔صنعتوں کی حوصلہ افزائی ہو۔برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔ جس سے زرِمبادلہ کے ذخائر بڑھ سکیں۔اس سلسلے میں زیادہ تر مراعات کی وضاحت میں نے پہلے ہی کردی ہے۔

جناب اسپیکر!

28۔ اب میں انکم ٹیکس کے Revenue Measures کے حوالے سے اقدامات کی تفصیل پیش کرتا ہوں:

i۔ Supplies, Contracts اور Services پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں اضافہ

زیادہ تر معاشی سرگرمیاں Supply of Goods، Execution of Contracts اور Provision of Services سے متعلق ہوتی ہیں۔ان Transactions سے حکومت کو ہونے والی آمدنی میں اضافہ کے لئے 1 % ٹیکس کی شرح بڑھانے کی تجویز ہے۔اس کا اطلاق Individual، AOP اور Companies پر ہوگا ۔

مزید برآں جن Services پر Concessionary Tax عائد ہوتا ہے اُن کی شرح میں بھی 1% اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ اس تجویز کا اطلاق چاول، کپاس کے بیج، خوردنی تیل ، پرنٹ اینڈ الیکٹرانک میڈیا اور سپورٹس پرسنز پر نہیں ہوگا۔

ii ۔ سیکشن 4 C کے تحت Super Tax کے Rates اور Scope کو Rationalize کرنا

امیروں پر ٹیکس عائد کرنا پاکستان کی Taxation Policy کا رہنما اُصول ہے۔اس لئے زیادہ آمدن والے افراد پر Tax Year 2022 میں سپر ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔اس کی شرح میں بتدریج ایک سے چار فیصد تک اضافہ ہوتا تھا۔اس کے علاوہ زیادہ آمدن والے پندرہ بزنسز اور شعبوں پر دس فیصد کی شرح سے Super Tax عائد کیا گیا تھا۔Super Tax کے نفاذ کے لئے آمدن کی کم سے کم حد 150 ملین روپے مقرر کی گئی تھی۔Super Tax کو Progressive Taxation میں تبدیل کرنے کے لئے اس کے ٹیکس Rates کو بتدریج بڑھانے کی تجویز ہے۔

iii۔ کمرشل درآمدات پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح

Commercial Importers اشیاء کی Import کے وقت Minimum Tax ادا کرتے ہیں۔اس کے مقابلہ میں صنعتیں اپنے منافع پر ٹیکس ادا کرتی ہیں۔اس لئے Commercial Importers پر Import of Goods کو ہونے والی آمدن پر Minimum Taxکے Rates کو Rationalize کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ان اشیاء کے استعمال اور منافع پر ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا۔اس لئے Commercial Importers کی طرف سے اشیاء کی درآمد پر Tax Rate میں 0.50% اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ جو Tax Rate پہلے ہی سے Reduced Rate ہیں۔ اُن کی شرح میں کسی اضافہ کی تجویز نہیں ہے۔

iv۔ کمپنیوں کی طرف سے جاری کردہ Bonus Shares پر ود ہولڈنگ ٹیکس

کچھ کمپنیاں Tax سے بچنے کے لئے Cash Dividend تقسیم کرنے کے بجائے Bonus Share جاری کرتی ہیں۔اس لئے In-Kind Dividend پر ٹیکس اکٹھا کرنے کی غرض سے Listed اور Non-Listed کمپنیوں پر 10% کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جارہا ہے۔

v۔ Non-ATL افراد کی بینک سے Cash Withdrawal پر ٹیکس:

Cash Withdrawal پر ٹیکس عائد کرنا معیشت کو Document کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔اس لئے Non-ATL افرادکی طرف سے Cash Withdrawal کو Document کرنے اور ان کی Transactions کے اخراجات بڑھانے کے لئے پچاس ہزار روپے سے زائد کے Cash Withdrawal پر 0.6 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جارہا ہے۔

vi۔ Foreign Domestic Worker رکھنے پر ودہولڈنگ ٹیکس۔

اس وقت کم وبیش 3 ہزار غیر ملکی شہری پاکستان کے امیر گھرانوں میں مددگار کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔اوسطاً ہر گھریلو مددگار کو سالانہ US$ 6000 تک تنخواہ دی جاتی ہے۔گھریلو ملازمین کو ادا کی جانے والی رقم پر ایک Tax Year میں 2 لاکھ روپے کی شرح سے WHT عائد کیا جارہا ہے۔

vii۔ Foreign Currency کے Outflow کی حوصلہ شکنی۔

Foreign Exchange Reserves کو نہ صرف بڑھانے کی ضرورت ہے بلکہ ہمیں اس میں کمی لانے والے Loopholes بھی بند کرنا ہوں گے۔ اس لئے

Credit / Debit Cards اور Banking Channels کے ذریعے Foreign Currency کے Outflow کو Discourage کرنے کے لئے Filer پر Withholding Tax کی موجودہ شرح 1% سے بڑھا کر 5% کی جارہی ہے جبکہ Non Filer پر یہ شرح 10% ہوگی۔

29۔ Sales Tax اور Federal Excise:

جناب اسپیکر!

i۔ Textiles اور Leather کی مصنوعات کے Tier-1 Retailers پر GST کی موجودہ شرح 12% سے بڑھا کر 15% کی جارہی ہے۔ بنیادی طور پر یہ ٹیکس Branded Textiles and Leather، کے قیمتی ملبوسات اور مصنوعات پر لیا جائے گا۔یہ ٹیکس معاشرے کے اس طبقہ پر عائد کیا جارہا ہے جو ایسی قیمتی اشیاء خریدنے کا متحمل ہے۔ اس سے عام آدمی متاثر نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر!

30۔ موجودہ حکومت کی ایک بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ صوبوں کے درمیان ہم آہنگی قائم کی جائے اور پاکستان میں ایک یکساں اور ہم آہنگ ٹیکس کا نظام رائج ہو۔2018 میں مسلم لیگ ن کی گزشتہ حکومت کے دور میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں کی جانے والی 25 ویں ترمیم کے نتیجہ میں فاٹا اور پاٹا کو بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں ضم کردیا گیا تھا۔حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس آئینی تبدیلی کو موثر طور پر عملی جامہ پہنائے۔ان علاقوں کے لوگوں کو5 سال کے لئے ٹیکسوں سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔یہ مدت 30 جون 2023 کو ختم ہو رہی ہے جس میں مزید ایک سال کی توسیع کی جارہی ہے۔

31۔ Tier-1 Retailers میں Covered Area کی بنیاد پر ٹیکس ادا کرنے والوں اور ٹیکس وصول کرنے والوں کے درمیان ہمیشہ Dispute رہتاہے۔ تاجر برادری کے پرزور اصرار پر اور Retail Sector کو Relief دینے کے لئے Tier-1 Retailers کی Definitation میں Covered Area کی شرط ختم کی جارہی ہے۔

32۔ پرانی اور استعمال شدہ 1800 CC تک کی Asian Make گاڑیوں کی درآمد پر 2005 میں ڈیوٹیز اور ٹیکسز کو Cap کر دیا گیا تھا۔ اب 1300 CC سے اوپر کی گاڑیوں کے ڈیوٹی اور ٹیکسز کی Capping ختم کی جاری رہی ہے۔

33۔ گلاس مینوفیکچرر ایسوسی ایشن کی ڈیمانڈ پر Localized Glass کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے ایسے گلاس کی مختلف اقسام کی درآمد پر 15 فیصد سے لے کر 30 فیصد تک ریگولیٹری ڈیوٹی لگائی جارہی ہے۔

34۔ اسلام آباد کے وفاقی علاقہ میں Digital Payments کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے Restaurant Services پر کریڈٹ کارڈ کے ذریعے رقم ادا کرنے پر ٹیکس کی شرح 15% سے کم کرکے 5% کی جارہی ہے۔

حصہ سوئم

ریلیف اقدامات

35۔ سرکاری ملازمین، پینشنرز، فکسڈ انکم افراد وغیرہ کے لیے ریلیف اقدامات:

جناب اسپیکر!

حکومت کو سرکاری ملازمین کی مشکلات کا احساس ہے۔ افراط زر کی وجہ سے عام لوگوں کی طرح سرکاری ملازمین کی قوت خرید میں بھی نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید مالی مسائل اور وسائل کی کمی کے باوجود سرکاری ملازمین کے لیے ریلیف اقدامات کیے جارہے ہیں۔

☆ سرکاری ملازمین کی قوت خرید بہتر بنانے کے لیے تنخواہوں میں Adhoc Relief Allowance کی صورت میں اضافہ کیا جارہا ہے۔

☆ درج ذیل موجودہ الاؤنسز میں بھی اضافہ کیا جارہا ہے:

i۔ Duty Station سے باہر سرکاری سفر اور رات کے قیام کیلئے ڈیلی الاؤنس اور Mileage Allowance ۔

ii۔ Additional Charge/ Current Charge / Deputation Allowance۔

iii۔ Orderly Allowance

iv۔ Special Conveyance Allowance for Disabled

v۔ Constant Attendant Allowance (Military)

vi۔ مجاز پنشنرز کا ڈرائیور الاؤنس

☆ سرکاری ملازمین کی پنشن میں اضافہ کیا جارہاہے۔

☆ سرکاری ملازمین کی کم از کم پنشن 12,000 روپے کی جارہی ہے۔

☆ ICT کی حدود میں کم سے کم اجرت کو 25ہزار سے بڑھا کر 30 ہزار روپے کیا جارہاہے۔

☆ EOBI کی پینشن کو 8,500 سے بڑھا کر10,000روپے کرنے کی تجویز ہے۔

☆ مقروض افراد کی بیواؤں کی امداد کے لیے وزیر اعظم محمد نواز شریف کے پچھلے دو ادوار کے بجٹ 2000-1999 اور 18-2017 میں Schemes کا اجراء کیا گیا تھا۔ مالی سال 24-2023 کے حوالے سے ایسی ہی سکیم House Building Finance Corporation کی مقروض بیواؤں کے لیے متعارف کی جارہی ہے۔اس کے تحت ان بیواؤں کے10 لاکھ روپے تک کے بقیہ قرضہ جات حکومت پاکستان ادا کرے گی۔

☆ CDNS کے شہداء اکاؤنٹ میں ڈیپازٹ کی حد 50 لاکھ سے بڑھا کر 75 لاکھ روپے کی جارہی ہے۔

☆ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس میں بھی ڈیپازٹ کی حد 50 لاکھ سے بڑھا کر 75 لاکھ روپے کی جارہی ہے۔

جناب اسپیکر!

36۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی بجٹ تقریر کا اختتام کروں، میں اس امر کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے غیور اور روشن خیال عوام اس حقیقت سے پوری طرح روشناس ہوچکے ہیں کہ ان کا اصل

دوست اور خیرخواہ کون ہے اور ملک و قوم کا دشمن اور معاشی بدحالی کا ذمہ دار کون ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب اور اب بطور وزیراعظم پاکستان بھرپور طریقے سے خلوص نیت کے ساتھ عوام کی خدمت کی ہے۔موجودہ مخلوط حکومت نے چودہ ماہ کے قلیل عرصے میں شدید مالی مشکلات اور سازشوں کے باوجود عوام دوست اقدامات اٹھائے ہیں اور ملک کو صحیح معنوں میں Default سے بچا کر Crisis سے نکال کر استحکام کی راہ پر لے آئے ہیں۔مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ماضی میں بھی ملک کو مشکلات سے نکالا اور اب بھی اپنی اتحادی جماعتوں کے ساتھ مل کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

جناب اسپیکر!

37۔ میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے میری گزارشات کو توجہ سے سنا اور مجھے اس معزز ایوان اور پاکستانی عوام کے سامنے ایک عوام دوست اور متوازن بجٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے 14 ماہ میں پاکستان نے غیر معمولی معاشی چیلنجوں کا سامنا کیا لیکن میرا یہ پختہ یقین ہے کہ اگر ہم سب اللہ کے بھروسے اور خلوص نیت کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لیے کاوش کریں تو یہ دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام جلد حاصل کر لے گا اوراقوام عالم میں اپنا نام روشن کرے گا۔ انشاء اللہ

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لیے

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان زندہ باد

☆☆☆